مقالات :

جناب ابو عبداللہ محمد طاہر قریشی سلفی

ملک سے فحاشی ختم کریں!

پاکستان کے ہر معزز شہری اور سکولوں کالجوں کے تمام طلباء و طالبات سے ہم دردِ دل سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ملک سے فحاشی اور بے حیائی کو مٹانے کے لیے منظم جہاد کریں تاکہ شراب خوری، ناچ، رقص، فحش گانے ختم ہو جائیں۔

حکومت بھی خیال کرے کہ انگریزی دور میں ہم مجبور تھے۔ جو قانون نافذ تھا، طوعاً و کرھاً ہمیں ماننا پڑتا تھا —— اب جب کہ ہم آزاد ہیں اور قانون کی باگ ڈور ہمارے ہاتھ میں ہے، چند گھنٹوں میں ایک آرڈیننس کے ذریعے زنا، شراب، رقص و سرود اور فحش گانے بند کیے جاسکتے ہیں —— پھر حکومت ایسا کیوں نہیں کرتی؟ حالانکہ عوام کی اصلاح اس کی ذمہ داری ہے! (ادارہ)

حضرت مالک اشعری رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے پیا کریں گے۔ ان کے سروں پہ باجے بجیں گے، سامنے گانے والی عورتیں ناچیں گی —— ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے گا۔ (ابن ماجہ)

ابو داؤد میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یکون فی امتی خسف ومسخ وقذاف"

"میری (آخر) امت میں خسف (زمین میں دھنس جانے)، مسخ (صورتیں تبدیل ہونے) اور قذف (آسمانوں سے پتھر برسنے کے عذاب) واقع ہوں گے"!

نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بولنا وحی سے ہوتا تھا، اس لیے آپؐ کی دی ہوئی خبریں سچ اور عین حق ہیں ـــــ آپؐ کے اس فرمان، کہ میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے پیا کریں گے، کے پیشِ نظر ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی اس امّ الخبائث کو دارو کہتا ہے، کوئی بلینڈ، کوئی دوآتشہ، کوئی مل، کوئی صہباء، کوئی دخترِ زر، کوئی بنت العنب، کوئی آبِ احمر یا آبِ ارغوانی بولتا ہے۔ اس کے رسیا اسے خم بھی کہتے ہیں۔ لیکن اس کے جتنے بھی خوبصورت، دل آویز، مطلب خیز اور پیارے نام رکھ لیجیے، ہے یہ پھر بھی حرام اور ایمان کو غارت کرنے والی ـــــ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو غضب میں لانے والی، پلیدیوں کی ماں!

مذکورہ حدیث میں یہ بھی آیا کہ ان (شرابیوں) کے سروں پہ باجے بجیں گے اور سامنے ناچنے والی عورتیں ناچیں گی ـــــ آج کل یہی ہو رہا ہے، شراب ہے، ناچ ہے، گانا ہے!

باقی رہا خسف یعنی زمین کا دھنس جانا، یہ بھی کئی مقامات پہ ہو چکا ہے۔ اخبارات میں اس قسم کی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں، مثلاً فلاں جگہ تین گاؤں زمین میں دھنس گئے، فلاں ملک میں زمین پھٹ گئی اور آبادی اندر دھنس گئی ـــــ زلزلے بھی اکثر آتے رہتے ہیں، جن سے کوئی شہر یا اس کے بعض حصے پیوندِ ارض ہو جاتے ہیں۔ زلزلے بھی تو ایک قسم کا خسف ہی ہیں یا خسف کا مقدمہ ـــــ پھر کسی آتش فشاں کے پھٹنے سے ارد گرد کی زمین پر پتھروں کی بارش بھی ہوتی ہے، جو انسانی آبادیوں کے لیے تباہی و بربادی کی خبر لاتی ہے۔ یقیناً یہ اللہ تعالےٰ کے عذاب ہیں جو شراب، زنا، جوّا، سود، فحش گانوں اور زنڈیوں، بے حیا، اوباش عورتوں کے ناچ وغیرہ کا نتیجہ ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ باجوں گاجوں کے ساتھ یہ رقص، نیم عریاں رقص اور عریاں رقص ہماری اسلامی غیرت اور ملّی حیا کا ماتم بھی کر رہے ہیں ؎

پاک بازی ہے، نہ حیا ہے، نہ وفاداری ہے
حسن بازاری ہے اور عشق بھی بازاری ہے
ناچ بیٹی کا ہے اور باپ کا گانا ہے!
اب یہی شعر و ادب ہے، یہی فنکاری ہے!

خسف کے ساتھ مسخ کی تخدیر بھی ہے۔ اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ شرابی، زانی، ننگے ناچ دیکھنے اور فحش گانے سننے والوں کی سیرتیں مسخ نہیں ہو چکیں؟ —— رہا صورتوں کا تبدیل ہونا، تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں، تورات اور انجیل ایسی آسمانی کتابیں بغل میں رکھنے والے جب بداعمالیوں اور بداخلاقیوں کے سبب اپنی سیرتیں مسخ کر چکے تو اللہ تعالیٰ نے ان بداعمالوں کی صورتوں کو بھی بندروں اور سؤروں کی شکلوں میں تبدیل کر دیا —— قرآنِ مجید بیان فرماتا ہے:

"مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ۔ الْاٰیۃ!" (المائدۃ: ۶۰)

"وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور جن پر وہ غضبناک ہوا، اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سؤر بنا دیا۔"

نیز فرمایا:

"فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُهُوۡا عَنۡهُ قُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِئِيۡنَ۔" (الاعراف: ۱۶۶)

"جن اعمالِ بد سے ان کو منع کیا گیا تھا، جب وہ ان (پر اصرار اور ہمارے حکم) سے گردن کشی کرنے لگے تو ہم نے انھیں حکم دیا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ!"

چنانچہ اگر اس امت کے کپوتوں کے لچھن بھی ایسے ہی رہے تو کچھ دور نہیں کہ ان کی صورتیں بھی مسخ ہونے لگیں —— العیاذ باللہ!

باجوں گاجوں اور گانوں کی حرمت:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"انّ اللہ بعثنی رحمۃ وھدای للعلمین وامرنی ان امحق المزامیر والبرابط والمعازف والاوثان التی کانت تعبد فی الجاھلیۃ۔" (مسند احمد)

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں مزامیر، بربط اور آلاتِ لہو و لعب نیز بتوں کو مٹا دوں،

جن کی زمانۂ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی ''

چنانچہ حدیث مذکور میں چار چیزوں کو آپؐ نے مٹا دیا :

۱۔ مزامیر : یہ مزمار کی جمع ہے، اس کے معنی ہیں، بانسریاں ، باجے اور گانے والوں کے ہر دور کے ہر قسم کے ساز — ''در عرف جمع ساز مطرباں را گویند!'' — یعنی عرف میں قوالوں کے تمام آلاتِ طرب کو مزامیر کہتے ہیں ۔ گویا چنگ و رباب، ہارمونیم، سارنگی ، بانسری، بینڈ، طبلہ، طنبورہ سب ہی مزامیر ہیں، جن کو رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹایا ۔

۲۔ برابط : بربط کی جمع ، بمعنی سارنگی عود جو ایک باجے کا نام ہے ۔

۳۔ معازف : یہ بھی گانے بجانے کے ساز اور آلاتِ لہو و لعب ہیں ۔

۴۔ اوثان : ''وثن'' کی جمع ، یعنی بت — مثلاً لات کا بت، لات ایک عرب تھا، جو حج کے دنوں میں لوگوں کو ستّو گھول کر پلاتا تھا ۔ اس کی مورتی بنائی گئی، جس کے توسّل سے مشرکین اللہ ربّ العزّت سے حاجت روائی چاہتے تھے اور کہا کرتے تھے :

''هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ '' (یونس : ۱۸)

''یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں !''

حضورؐ کی مٹائی ہوئی بُرائیاں زندہ نہ کرو !

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ یہ سب چیزیں، جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاؤں تلے روندا، مٹا دیا — انھیں زندہ کرنا ، آلاتِ موسیقی کے ساتھ گانے سُننا ، مزامیر و برابط اور معازف سے دل خوش کرنا — گھر گھر ان سازوں کو بجانا، اللہ ربّ العزّت کی کس قدر ناراضگی کا باعث ہیں — ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

''فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ '' (النّور : ۶۳)

''جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں ڈر جانا چاہیے کہ (مبادا) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا دردناک عذاب نازل ہو''

اس تخویفِ الٰہی کے بعد ہر مسلمان کو کانپ جانا چاہیے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی بھی امر میں مخالفت نہیں کرنی چاہیے ـــــ تب چھوڑ دیجیے، مٹا دیجیے، ختم کر دیجیے ان چنگ و رباب کو، بربط و مزامیر کو، گانے بجانے کے اشغال کو اور رقص و سرود کی ان محفلوں کو ـــــ قوالیوں، ڈھول ڈھمکوں اور طبلوں کی تھاپوں کو!

حرام کو حلال کرنے والے دیدہ دلیر:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"لیکونن من امتی قوم یستحلون الخز والحریر والخمر والمعازف"

(صحیح بخاری)

یعنی میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم کو، شراب کو اور آلاتِ لہو ولعب کو حلال کر لیں گے۔

حالانکہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا، ہر مسلمان کو انہیں حرام ہی سمجھنا چاہیے ـــــ افسوس، آج ایسے نکتہ داں پیدا ہو گئے ہیں جو سود کی حلت، شراب کی رخصت اور آلاتِ موسیقی کے جواز کے فتوے بغیر علم کے اور بڑی دیدہ دلیری سے دینے لگے ہیں! ـــــ بھلا جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرام قرار دے دیں، اس میں حلت کیسی، اور اسے حلال کرنے والا کون؟

آہستہ خرام بلکہ مخرام ؎
زیرِ قدمت ہزار جان است

فحش اشعار پیپ سے بدتر ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر پر تھے، آپؐ کا سامنا ایک ایسے شاعر سے ہوا جو فحش اشعار پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: "خذوا الشیطان" "پکڑو، اس شیطان کو! یعنی اسے مخربِ الاخلاق شعر پڑھنے سے روکو ـــــ نیز فرمایا: آدمی کے پیٹ کو، بہ نسبت فحش اشعار کے، پیپ سے بھر لینا بہتر ہے۔ (صحیح مسلم)

مطلب یہ کہ پیپ کھا لینا فحش اشعار کہنے سننے سے بہتر ہے ـــــ والدین اور ان کی

اولاً دیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشاد پر غور کریں، آپؐ نے فحش شعر کہنے والے کو شیطان کہا، اور گندے شعروں کی نسبت پیپ کو بہتر قرار دیا۔ حالانکہ کتنی نفرت اور گھن آتی ہے آپ کو پیپ سے؟ اس کے کھا لینے کے تصور سے ہی تے آنے لگتی ہے ـــــ پھر کیوں نہیں پاک کرتے آپ اپنے گھر کو، گلی کو، محلہ کو، ملک کو ان سازوں، باجوں، طبلوں، سرنگیوں، ستاروں، طنبوروں، اور بربطوں پر گائے جانے والے گندے شعروں اور غلیظ و بے حیا گیتوں سے؟

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان چیزوں کو پیپ سے زیادہ گندا اور برُا قرار دیتے ہیں، تو بحیثیتِ مسلمان آپ کو گندے لٹریچر، غلیظ ادب، فحش اشعار سے اسی قدر نفرت کرنی چاہیے!

باجے شیطانی آلات ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم عالم نزع میں تھے، حضورِ اکرمؐ نے انھیں گود میں لیا اور اسی عالم میں ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف نے عرض کی، "اللہ کے رسولؐ، آپ بھی؟" ـــــ فرمایا، آنسو حرام نہیں ہیں، بلکہ میں نے دو احمق آوازوں سے منع کیا تھا:

"ایک وہ آواز جو مزامیرِ شیطان (شیطانی باجوں) کے ساتھ ہو اور دوسری وہ آواز جو ہنگامِ مصیبت منہ نوچنے، کپڑے پھاڑنے اور بین کرنے کے ساتھ ہو۔" (ترمذی)

گانے بجانے کے سلسلہ میں علمائے احناف کے فتاویٰ

۱۔ شرح مختصر الوقایہ میں ہے:

"فانّ الغناء حرام و مرتکب الحرام مردود الشّہادۃ۔"

"غنا یعنی گانا حرام ہے، جبکہ مرتکب حرام کی شہادت مردود ہے۔"

۲۔ جامع الرموز میں ہے:

"استماع ضرب الدّف والمزمار والغناء وغیرذالك فانّهٗ حرام"
یعنی باجے گاجے اور گانے سُننا حرام ہیں۔

۳۔ رسالہ اصول السّماع میں ہے:

"وھو فعل السّفہاء والمتصنّعین عند غلبۃ الھواء وھو حرام بالاتّفاق"

"(رقص اور ناچنا) احمقوں اور عیاروں، مکّاروں کا فعل ہے جو (شہوت و) ہواء کے غلبہ کے وقت ہوتا ہے اور یہ بالاتفاق حرام ہے"

۴۔ ردّالمختار میں ہے:

"واستماعہٗ کالرّقص والسّخریّۃِ والتّصفیق والضّرب الاوتار من الطّنبور والبربط والرّباب والقانون والمزمار والبوق فانّہا کلّہا مکروھۃ لانّہا زیّ الکفّار والاستماع ضرب الدّف والمزمار وغیرذالك حرام"

"گانے وغیرہ سننا، رقص، مذاق و مسخری، تالیاں پیٹنا، تار بجانا، سارنگیاں، ستار، رباب، باجے گاجے اور سنکھ سبھی مکروہ ہیں، کیوں کہ یہ کفّار کی چال ہے، اور ڈھولک نیز دیگر آلاتِ موسیقی کا سننا حرام ہے"

فقہائے احناف کے فتوٰی کی رو سے تمام مذکورہ آلاتِ ملاہی حرام ہیں، پھر قوالی جو ڈھولک کی تھاپ پر، سارنگیوں اور باجوں، تالیوں کے ساتھ ہوتی ہے، کیوں کر جائز ہو سکتی ہے؟ — افسوس آج قوالیاں سننے والے وہ ہیں جو اپنے آپ کو حنفی کہلواتے ہیں۔

۵۔ مزید دیکھیے، ہدایہ میں ہے:

"انّ الملاھی کلّھا حرام حتّی التّغنّی بضرب وّ تصفیق"

"گانے بجانے کے تمام آلات حتٰی کہ ہاتھ مار کر اور تالیاں بجا کر گانا بھی حرام ہے"

۶۔ نہایہ میں ہے:

"التّغنّی والتّصفیق والطّنبور والبربط والدّف وما اشبہ ذالك حرام"

"گانا، تالیاں بجانا، طنبورے، بربط، دف اور اس کے مشابہ (آلاتِ موسیقی) سب حرام ہیں"

ہاں قدرتی الحان سے اچھے شعر پڑھنے جائز ہیں ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے روبرو شعر کا ذکر کیا گیا کہ وہ اچھا ہے یا بُرا؟ تو فرمایا:

"ھو کلام فحسنہٗ حسن و قبیحہٗ قبیح" (دارقطنی)

"شعر ایک کلام ہے۔ اس کا اچھا، اچھا ہے۔ اور بُرا، بُرا ہے"

مطلب یہ کہ شعر کا مضمون اگر اچھا ہے، مشروع ہے تو اچھا اور جائز ہے۔ اور اگر غیر مشروع، مخرب الاخلاق ہے تو ایسا شعر سراسر زبوں ہے، نہ پڑھنے کے لائق ہے اور نہ سننے کے! پس جو اشعار قرآن وحدیث کے مطابق ہوں، خوش الحانی کے ساتھ مجالس ومحافل میں بغیر آلاتِ موسیقی کے پڑھے جا سکتے ہیں۔ اور جو اشعار شرک وبدعت، جھوٹ اور رذائل کے آئینہ دار ہوں، فحاشی سے پُر ہوں، ان کا پڑھنا سننا قطعاً حرام ہے۔

ٹی وی، ریڈیو اور سینما پر ایک نظر:

مذکورہ تمام آلاتِ موسیقی، جن کی حرمت بیان ہوئی، آج ریڈیو اور ٹی وی میں استعمال ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ فحش ترین گانے بھی ہوتے ہیں اور گھر گھر سنائے جا رہے ہیں۔ سینماؤں میں جو حیا سوز مناظر دکھائے جاتے اور ان کی گندی، شہوت انگیز تصویریں بازاروں میں آویزاں کی جاتیں، اخبارات میں چھپتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں معاشرہ جس بُری طرح برباد ہو رہا ہے، اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اگر سینما، جو فحاشی کا اڈہ ہے، بند ہو جائے اور ریڈیو، ٹی وی میں طاؤس ورباب، فلموں، ڈراموں اور تغنّی وتصفیق پر قدغن لگا دی جائے تو ملک فحاشی کی مسموم ہوا سے بہت حد تک پاک ہو جائے! ـــــ بلکہ حکومت کو تو چاہیے کہ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قرآن و حدیث کی اشاعت کرے، شرم وحیا کا درس دے اور فحاشی، بدکرداری کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے لوگوں کو ڈرائے ـــــ آخر حکومت کو کچھ تو اسلام کا بھلا سوچنا چاہیے، ورنہ زبانی جمع تفریق اور اسلام کے دعوے کس کام کے؟ ـــــ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ!